4983-کیا صوفیوں کے مشائخ کا اللہ تعالی کے ساتھ رابطہ ہے

سوال

اسلام میں صوفیوں کا کیا درجہ اور مکان ہے ؟
اور یہ قول کہاں تک صحیح ہے کہ کچھ عبادت گزار اور اولیاء اللہ تعالی سے رابطہ رکھتے ہیں ، اور بعض لوگ اس کا اعتقاد رکھتے ہیں اور یہ کہ یہ دنیا میں مختلف جگہ اور ادیان میں اس کا ثبوت ملتا ہے ۔
جو لوگ صوفی ہونے یا صوفیوں کے پیروکار ہونے کا دعوی کرتے ہیں ان کی رؤیت کیسے ممکن ہے ؟
اور کیا نماز اور اللہ تعالی کا ذکر اللہ سبحانہ و تعالی سے رابطہ کی ایک قسم نہیں ؟

پسندیدہ جواب

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنھم اور تابعین عظام رحمھم اللہ کے دور میں صوفیت نام کی کوئی چیز نہیں پائی جاتی تھی ، حتی کہ زاھد لوگوں کا ایک گروہ پیدا ہوا جو کہ اون کے موٹے کپڑے پہنا کرتے تھے تو انہیں صوفی کے نام سے پکارا جانے لگا ۔

اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ (صوفی) صوفیا سے ماخوذ ہے اور یونانی زبان میں اس کا معنی "حکمت" ہے نہ کہ جیسا کہ بعض یہ دعوی کرتے ہیں کہ یہ الصفاء سے ماخوذ ہے ، کیونکہ اگر الصفاء کی طرف نسبت کی جائے تو صفائی کہا جائے گا نہ کہ صوفی ۔

اس نئے نام اور اس فرقہ نے مسلمانوں میں تفرقہ اور زیادہ کر دیا ہے ، اور اس فرقہ کے پہلے صوفی حضرات بعد میں آنے والوں سے مختلف ہیں بعد میں آنے والوں کے اندر بدعات کا بہت زیادہ عمل دخل ہے اور اس کے ساتھ ساتھ شرک اصغر اور شرک اکبر بھی پیدا ہو چکا ہے ، ان کی بدعات ایسی ہیں جن سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بچنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا :

(تم نئے نئے کاموں سے بچو کیونکہ ہر نیا کام بدعت اور ہر بدعت گمراہی ہے) سنن ترمذی ، امام ترمذی نے اسے حسن صحیح کہا ہے ۔

ذیل میں ہم صوفیوں کے اعتقادات اور ان کے دینی طریقوں اور قرآن و سنت پر مبنی اسلام کا مقارنہ اور موازنہ پیش کرتے ہیں :

صوفی حضرات : کے مختلف طریقے اور سلسلے ہیں ، مثلا تیجانیہ ، نقشبندیہ ، شاذلیہ ، قادریہ ، رفاعیہ ، اور اس کے علاوہ دوسرے سلسلے جن پر چلنے والے یہ دعوی کرتے ہیں کہ وہ ہی حق پر ہیں ان کے علاوہ کوئی اور حق پر نہیں ، حالانکہ اسلام تفرقہ بازی سے منع کرتا ہے ، اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالی نے فرمایا ہے :

.{اور تم مشرکوں میں سے نہ بنو ان لوگوں میں سے جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور خود بھی گروہ گروہ ہو گئے ، ہر گروہ اس چیز پر جو اس کے پاس ہے وہ اس میں مگن اور اس پر خوش ہے }.الروم (31-32)

صوفی حضرات : نے اللہ تعالی کے علاوہ انبیاء اور اولیاء زندہ اور مردہ کی عبادت کرنی شروع کر دی ، اور وہ انہیں پکارتے ہوئے اس طرح کہتے ہیں (یا جیلانی ، یا رفاعی ، یا رسول اللہ مدد ، اور یہ بھی کہتے ہیں ، یا رسول اللہ آپ پر ہی بھروسہ ہے) ۔

اوراللہ تبارک وتعالی اس سے منع فرماتا ہے کہ اس کے علاوہ کسی اور کوایسی چیزمیں پکارا جائے جس پر وہ قادر نہیں بلکہ یہ اسے شرک شمار کیا ہے ۔

جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{اوراللہ تعالی کوچھوڑ کرایسی چیز کی عبادت مت کروجو آپ کو کوئی نفع نہ دے سکے اور نہ ہی کوئی نقصان اور ضرر پہنچا سکے ، پھر اگر آپ نے ایسا کیا توتم اس حالت میں ظلم کرنے والوں میں سے ہوجاؤ گے }. یونس (106)

اور صوفی حضرات : کا یہ اعتقاد ہے کہ کچھ قطب اورابدال اوراولیاء ہیں جنہیں اللہ تعالی نے معاملات اور کچھ امور سپرد کئے ہیں جن میں وہ تصرف کرتے ہیں ۔

اوراللہ تعالی نے تومشرکوں کے جواب کوبیان کرتے ہوئے یہ فرمایا ہے :

.{اور معاملات کی تدبیر کون کرتا ہے ؟ تووہ ضرور یہ کہیں گے کہ اللہ تعالی ہی کرتا ہے }. یونس (31)

تومشرکین عرب کوان صوفیوں سے اللہ تعالی کی زیادہ معرفت تھی ۔

اور صوفی حضرات مصائب میں غیراللہ کی طرف جاتے اوران سے مدد طلب کرتے ہیں ۔

لیکن اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے :

.{اوراگراللہ تعالی تجھے کوئی تکلیف پہنچائے تواللہ تعالی کے علاوہ کوئی بھی اسے دور کرنے والا نہیں ، اوراگر تجھے اللہ تعالی کوئی نفع دینا چاہے تووہ ہرچیز پر قادر ہے }. الانعام (17)

بعض صوفی حضرات وحدۃ الوجود کا عقیدہ رکھتے ہیں ، توان کے ہاں خالق اور مخلوق نہیں بلکہ سب مخلوق اور سب الہ ہیں ۔

صوفی حضرات : زندگی میں زھد اوراسباب کوحاصل نہ کرنے اورجھاد کوترک کرنے کی دعوت دیتے ہیں ۔

لیکن اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے :

.{اورجوکچھ اللہ تعالی نے آپ کودے رکھا ہے اس میں آخرت کے گھر کی بھی تلاش رکھ ، اوراپنے دنیوی حصے کونہ بھول }. القصص (77) اوراللہ رب العزت کا فرمان ہے : .{اورتم ان کے مقابلے کے لئے اپنی طاقت کے مطابق قوت تیار کرو }. الانفال (60)

صوفی حضرات : اپنے مشائخ کواحسان کے درجہ پرفائز کرتے ہیں اوراپنے مریدوں سے ان کا مطالبہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالی کا ذکر کرتے وقت اپنے شیخ کا تصور کریں حتی کہ نماز میں بھی شیخ کا تصور ہونا چاہئے ، حتی کہ ان میں سے بعض تونماز پڑھتے وقت شیخ تصویر اپنے آگے رکھتے تھے ۔

حالانکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (احسان یہ ہے کہ عبادت ایسے کروگویا کہ اللہ تعالی کودیکھ رہے ہو، اگر آپ اللہ تعالی کونہیں دیکھ رہے تواللہ تعالی تمہیں دیکھ رہا ہے) صحیح مسلم ۔

صوفی حضرات : رقص وسرور اور گانے بجانے اور موسیقی اوراونچی آواز سے ذکر کوجائز قرار دیتے ہیں ۔

اور اللہ تعالی کا فرمان تو یہ ہے کہ :

.{ایمان والے تو ایسے ہوتے ہیں کہ جب اللہ تعالی کا ذکر کیا آتا ہے تو ان کے دل دھل جاتے ہیں}.الانفال (3)

پھر آپ ان کو دیکھیں گے وہ صرف لفظ جلالہ (اللہ اللہ اللہ) کا ذکر کرتے ہیں جو کہ بدعت اور ایسی کلام ہے جو کہ شرعی معنی کے لحاظ سے غیر مفید ہے، بلکہ وہ تو اس حد تک چلے جاتے ہیں کہ صرف (اھ، اھ) اور یا پھر (ہو، ہو، ہو) کرنا شروع کر دیتے ہیں ۔

اور اسلام مصادر کتاب وسنت میں تو یہ ہے کہ بندہ رب ایسے کلام سے یاد اور اس کا ذکر کرے جو کہ صحیح اور مفید ہو جس پر اسے اجر وثواب سے نوازا جائے، مثلا سبحان اللہ، الحمد للہ، لاالہ الا اللہ، اللہ اکبر، اور اس طرح کے دوسرے اذکار۔

صوفی حضرات : مجالس ذکر میں عورتوں اور بچوں کے نام سے غزلیں اور اشعار گاتے اور پڑھتے ہیں اور اس میں بار بار عشق ومحبت اور خواہشات کی باتیں ایسے دہراتے ہیں گویا کہ وہ رقص وسرور کی مجلس میں ہوں، اور پھر وہ مجلس کے اندر تالیوں اور چیخوں کی گونج میں شراب کا ذکر کرتے ہیں اور یہ سب کچھ مشرکین کی عادات وعبادات میں سے ہے ۔

اللہ تعالی کا اس کے متعلق فرمان ہے :

.{اوران کی نماز کعبہ کے پاس صرف یہ تھی کہ سیٹیاں بجانا اور تالیاں بجانا}.الانفال (35)

مکاء سیٹی بجانا اور تصدیۃ تالی بجانے کو کہتے ہیں ۔

اور بعض صوفی اپنے آپ کو لوہے کی سیخ مارتے اور یہ پکارتے ہیں (یاجداہ) تو اس طرح شیطان آکر اس کی مدد کرتا ہے کیونکہ اس نے غیر اللہ کو پکارا، اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور جو شخص رحمن کی یاد سے غافل ہوجائے ہم اس پر ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں وہی اس کا ساتھی رہتا ہے}.الزخرف (36)

صوفی حضرات : کشف اور علم غیب کا دعوی کرتے ہیں اور قرآن کریم ان کے اس دعوی کی تکذیب کرتا ہے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کے فرمان کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے :

.{کہہ دیجئے کہ آسمان وزمین والوں میں سے اللہ تعالی کے علاوہ کوئی بھی غیب کا علم نہیں جانتا}.النمل (65)

صوفی حضرات : کا گمان ہے کہ اللہ تعالی نے دنیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پیدا کی ہے، اور قرآن کریم ان کی تکذیب کرتے ہوئے کہتا ہے :

.{میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے}.الذاریات (56)

اور اللہ تعالی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا یہ فرمایا ہے :

.{آپ اس وقت تک اپنے رب کی عبادت کرتے رہیں یہاں تک کہ آپ کو موت آجائے}.الحجر (99)

صوفی حضرات : اللہ تعالی کو دنیا میں دیکھنے کا گمان کرتے ہیں اور قرآن مجید ان کی تکذیب کرتا ہے جیسا کہ موسی علیہ السلام کی زبان سے کہا گیا.{اے میرے رب مجھے اپنا دیدار کرا دیجئے کہ میں آپ کو ایک نظر دیکھ لوں اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا تم مجھ کو ہر گز نہیں دیکھ سکتے}.الاعراف (143)

صوفی حضرات : کا گمان یہ ہے کہ وہ بیداری کی حالت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ کے بغیر علم ڈاریکٹ اللہ تعالی سے حاصل کرتے ہیں ، تو کیا وہ صحابہ کرام سے بھی افضل ہیں ؟ ۔

صوفی حضرات : اس بات کا دعوی کرتے ہیں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطہ کے بغیر ڈاریکٹ اللہ تعالی سے علم حاصل کرتے ہیں اور کہتے ہیں : میرے دل نے میرے رب سے بیان کیا ۔

صوفی حضرات : میلاد مناتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کے نام سے مجلسیں قائم کرتے ہیں ، اوران میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کی مخالفت کرتے ہوئے شرکیہ ذکر اور قصیدے اور اشعار پڑھتے ہیں جن میں صریح شرک ہوتا ہے ۔

توکیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر ، عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ تعالی عنہم اور آئمہ اربعہ وغیرہ نے میلاد منایا توان کیا ان کی عبادت اور علم زیادہ صحیح ہے یا کہ صوفیوں کا ؟

صوفی حضرات : قبروں کا طواف یا ان کا تبرک حاصل کرنے کے لئے سفر کرتے اور ان پر جانور ذبح کرتے ہیں جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کی صریحا مخالفت ہے ۔ فرمان نبوی ہے :

(صرف تین مسجدوں کی طرف سفر کیا جائے مسجد حرام ، اور میری یہ مسجد ، اور مسجد اقصی) صحیح بخاری و صحیح مسلم ۔

صوفی حضرات : اپنے مشائخ کے بارہ میں بہت ہی متعصب ہیں اگرچہ وہ اللہ تعالی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت ہی کیوں نہ کریں ، اور اللہ تعالی کا تو فرمان یہ ہے : .{اے ایمان والو! اللہ تعالی اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو}.الحجرات (2)

صوفی حضرات : استخارہ کے لئے طلسم اور حروف استعمال کرتے اور تعویذ گنڈا وغیرہ کرتے ہیں ۔

صوفی حضرات : وہ درود جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں نہیں پڑھتے بلکہ ایسے بناوٹی درود پڑھتے ہیں جس میں صریح تبرک اور شرک پایا جاتا ہے.جس پر اللہ تعالی کی رضا حاصل نہیں ہوتی ۔

اور رہا یہ سوال کہ کیا صوفیوں کے مشائخ کا رابطہ ہے تو یہ صحیح ہے ان کا رابطہ شیطان سے ہے نہ کہ اللہ تعالی سے ۔

تو وہ ایک دوسرے کے دل میں چکنی چپڑی باتوں کا وسوسہ ڈالتے ہیں تاکہ انہیں دھوکہ میں ڈالیں اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن بہت سے شیطان پیدا کئے تھے کچھ آدمی اور کچھ جن ، جن میں سے بعض بعض کو چکنی چپڑي باتوں کا وسوسہ ڈالتے رہتے تھے تاکہ ان کو دھوکہ میں ڈال دیں اور اگر اللہ تعالی چاہتا تو یہ ایسے کام نہ کرتے}.الانعام (112)

اور اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور بیشک شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں ڈالتے ہیں}.الانعام (121)

اوراللہ سبحانہ وتعالی کے فرمان کا ترجمہ ہے :

.{کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیطان کس پر اترتے ہیں وہ ہر ایک جھوٹے گنہگار پر اترتے ہیں}.الشعراء (221–222)

تو یہ وہ حقیقی رابطہ جو ان کے درمیان ہوتا ہے نہ کہ وہ رابطہ جو وہ گمان کرتے ہیں کہ اللہ تعالی سے رابطہ جو کہ بہتان اور جھوٹ ہے اور اللہ تعالی اس سے منزہ اور بلند وبالا ہے ۔ دیکھیں معجم البدع (346–359)

اور صوفیوں کے بعض مشائخ کا اپنے مریدوں کی نظروں سے اوجھل ہونا بھی اسی رابطہ کا نتیجہ ہے جو کہ شیطان کے ساتھ ہوتا ہے ، حتی کہ بعض اوقات وہ شیطان انہیں دور دراز جگہ پر لے جاتے ہیں اور پھر اسی دن یا رات کو واپس لے آتے ہیں تاکہ ان کے مریدوں کو گمراہ کیا جاسکے ۔

تو اسی لئے یہ عظیم قاعدہ ہے کہ ہم خارق عادات کاموں سے اشخاص کا وزن نہیں کرتے بلکہ ان کا وزن کتاب وسنت کے قرب اور اس پر التزام کرنے کے ساتھ ہوگا ، اور اللہ تعالی کے اولیاء کے لئے یہ شرط نہیں کہ ان کے ھاتھ پر خارق عادت کام ہو بلکہ وہ تو اللہ تعالی کی عبادت اس طریقے پر کرتے ہیں جو کہ مشروع ہے نہ کہ بدعات کو رواج دے کر ۔

اولیاء اللہ تو وہ ہیں جو کہ حدیث قدسی میں ذکر کئے گئے ہیں جسے امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے روایت کیا ہے ۔

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : یقینا اللہ تعالی نے فرمایا ہے : (جس نے میرے ولی سے دشمنی کی میری اس کے ساتھ جنگ ہے اور جو میرا بندا کسی چیز کے ساتھ میرا قرب حاصل کرتا ہے تو وہ مجھے اس چیز سے زیادہ پسند ہے جو میں نے اس پر فرض کیا ہے اور جو بندہ نوافل کے ساتھ میرا قرب حاصل کرتا ہے تو میں اسے اپنا محبوب بنا لیتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو اس کا کان ہوتا ہوں جس سے وہ سنتا اور اس کی بصر ہوتا ہوں جس سے وہ دیکھتا اور اس کا ھاتھ ہوتا ہوں جس سے وہ پکڑتا اور اس کی ٹانگ ہوتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے ، اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اسے عطا کرتا ہوں اور اگر میری پناہ میں آتا ہے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں) ۔

اور اللہ تبارک وتعالی توفیق بخشنے والا اور صحیح راہ پر چلانے والا ہے ۔

واللہ تعالی اعلم .